۱ / ۴۶۲ حدیث ۴۷۹۴، المحلی : ۲ / ۸۴، ابن ابی شیبہ : ۱ / ۱۷۹، التاریخ الکبیر للبخاری : ۱ / ۲۲۴)

۵۔ سیدنا انسؓ سے "صحیح" سند کے ساتھ جرابوں پر مسح کرنا ثابت ہے۔ (دیکھیں المحلی لابن حزم : ۲ / ۸۴)

اس روایت کے "الکنی للدولابی : ۱ / ۱۸۱" وغیرہ میں شواہد موجود ہیں، واضح رہے کہ دولابی خود ضعیف ہے۔

جرابوں پر مسح کے بارے میں اجماعِ صحابہؓ

۱۔ امام اسحاق بن راھویہؒ کہتے ہیں کہ : "مضت السنة من أصحاب النبي ﷺ ومن بعدهم من التابعين في المسح على الجوربين لا إختلاف بينهم في ذلك" یعنی : "صحابہ کرامؓ اور ان کے بعد آنے والوں کی جرابوں پر مسح کرنے کی سنت گزر چکی ہے، اس پر سنت ہونے کے بارے میں ان میں کوئی اختلاف نہیں ہے (یعنی صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ میں اختلاف کے بغیر یہ سنت ثابت ہے)"۔ (الاوسط لابن المنذر : ۱ / ۴۶۴، ۴۶۵)

۲۔ امام ابن قدامہ المقدسیؒ لکھتے ہیں :

"ولأن الصحابة رضي الله عنهم مسحوا على الجوارب ولم يظهر لهم مخالف في عصرهم فكان اجماعاً" یعنی : "صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جرابوں پر مسح کیا، ان کے زمانہ میں ان کا جرابوں پر مسح کرنے کوئی مخالف ظاہر نہیں ہوا، تو یہ صحابہؓ کا اجماع ہے"۔ (المغنی : ۱ / ۱۸۱ مسئلہ ۴۲۶)

محدث العصر، الفقیہ حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ تعالیٰ (حضرو) اٹک لکھتے ہیں : "امام ابو حنیفہؒ خفین (موزوں) جوربین مجلدین اور جوربین منعلین پر مسح کے قائل تھے، مگر جوربین (جرابوں) پر مسح کے قائل نہیں تھے، بعد میں آپ نے اپنے فتویٰ سے رجوع کر لیا اور فقہ حنفی کا مفتی بہ قول بھی یہی ہے کہ (چند خود ساختہ شرائط کے ساتھ) جرابوں پر مسح کرنا جائز ہے، دیکھئے الھدایہ : ۱ / ۶۱ وغیرہ، صحیح احادیث اجماع صحابہؓ، عمل خلفائے راشدینؓ، قول ابی حنیفہؒ اور مفتی بہ قول کے مقابلہ میں بعض حضرات کا یہ دعویٰ کہ جرابوں پر مسح جائز نہیں ہے، اس دعویٰ پر ان کے پاس کوئی دلیل بھی نہیں ہے"۔ (تسہیل الوصول الی تخریج صلوۃ الرسول : ۱۱۸)

سوال : جب ابن عمرؓ کا پاؤں سن ہو گیا، تو آپؓ نے (یا) محمد کہا یہ روایت سنداً کیسی ہے ؟

جواب : اس روایت کا مفہوم یہ ہے : "ابن عمرؓ کا پاؤں سن ہو گیا، آپؓ کو ایک آدمی نے کہا کہ آپؓ کو لوگوں میں سے جو سب سے زیادہ محبوب ہے، اس کو یاد کریں، تو آپؓ نے "محمد" کہا"۔ (الادب المفرد : ۲۵۰ حدیث ۹۶۴)

یہ حدیث ضعیف ہے (۱) اس میں مشہور مدلس امام سفیان ثوریؒ کی تدلیس ہے (۲) امام ابو اسحاق السبیعیؒ بھی مدلس ہیں۔ دیکھیں الجوہر النقی از ابن ترکمانی حنفی : ۱ / ۱۰۹) (عمدۃ القاری از عینی حنفی : ۱ / ۲۴۲)

جو اس حدیث کے صحیح ہونے کا دعویدار ہے، اس پر سماع کی تصریح لازم ہے۔